REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۱۲ اخاء ۱۳۳۹ ہش ۔ ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۲۳۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۱ اکتوبر بوقت پونے دس بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

بھارت میں فوجی حکومت قائم ہونے کا ہر لحظہ امکان ہے

بھارتی عوام پر خوف و ہراس طاری ہے۔ مسٹر کرپلانی اور راجگوپال اچاریہ کے بیانات

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ بھارتی کانگرس کے سابق صدر مسٹر اچاریہ کرپلانی نے کہا ہے کہ بھارت میں بھی فوجی حکومت قائم ہونے کا ہر لحظہ امکان موجود ہے۔ آپ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا بھارت میں جمہوریت کی تباہی کا شدید خطرہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سیاست دان اور حکام خود قانون کی خلاف ورزی کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے عوام انصاف سے محروم ہیں۔ اگر کچھ عرصہ اور یہی حالت رہی تو بھارت میں یقینی طور پر فوجی حکومت قائم ہو جانے کا امکان ہے۔

ادھر سوتنتر پارٹی کے لیڈر مسٹر سی راج گوپال اچاریہ نے کانگرسی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ اس نے عوام کو خوف و ہراس کی کیفیت میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اور ملک میں رشوت ستانی کی وبا اتنی عام ہو چکی ہے کہ کسی کو بھی انصاف کی امید نہیں رہی۔ آپ نے کہا عوام ایسی حکومت چاہتے ہیں۔ جسے بدلنے کا بھی انہیں اختیار رہے۔ لیکن یہ اختیار عملاً ان سے چھینا جا چکا ہے۔

فائرنگ سے چھ اکالی ہلاک اور سو مجروح

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ پولیس نے بھٹنڈہ جیل میں اکالی قیدیوں پر فائرنگ کی۔ جس سے چھ اشخاص ہلاک اور ایک سو مجروح ہو گئے۔ ملک کے ہر حصے سے اکالیوں نے پنڈت نہرو اور مسٹر گینڈ گل گورنر مشرقی پنجاب کے نام تار بھیجے ہیں جن کے ذریعہ فائرنگ کے واقعہ کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔

"میٹرک کے سیکنڈ اور تھرڈ ڈویژن طلباء کو اعلیٰ تعلیم کی سہولتیں مہیا کی جائیں"

صوبائی حکومت سے لاہور ڈسٹرکٹ کونسل کی سفارش

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ کونسل نے صوبائی حکومت سے سفارش کی ہے کہ ضلع لاہور میں سیکنڈ اور تھرڈ ڈویژن میٹرک طلباء کو مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے مزید سہولتیں مہیا کی جائیں۔ کونسل نے اس سلسلہ میں اہل ثروت سے بھی اپیل کی ہے۔ کہ وہ آگے آئیں اور نئے تعلیمی ادارے قائم کر کے اعلیٰ تعلیم کو فروغ دیں۔

ڈسٹرکٹ کونسل نے اس سلسلہ میں جو قرارداد منظور کی ہے۔ اس میں تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ طلباء کی متذکرہ تکالیف دور کرنے کی غرض سے عبوری انتظام کے طور پر موجودہ کالجوں میں ڈبل شفٹ سسٹم رائج کیا جائے۔ اور ممکن ہو تو بعض کالجوں کی کلاسز میں سیکشنوں کی تعداد بڑھا دی جائے تاکہ زیادہ طلباء داخل کئے جا سکیں۔ کونسل نے مزید تجویز کیا ہے۔ کہ جو متروکہ تعلیمی ادارے تعلیم کے سوا کسی اور مقصد کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔ حکومت کو یہ ادارے متعلقہ افراد سے واپس لے لینے چاہئیں۔ تاکہ ان عمارتوں میں نئے تعلیمی ادارے کھولنے کا بندوبست کیا جائے۔

فرانس میں اظہار رائے کی آزادی

پیرس ۱۱ اکتوبر۔ فرانس کے وزیر اطلاعات لوئی ٹیری تاڑ نے اعلان کیا ہے کہ جب ملکی قانون کی تحقیر و تذلیل شروع ہو جائے۔ تو اظہار رائے کی آزادی کے حقوق سلب ہو جاتے ہیں۔ لوئی ٹیری نے متنبہ کیا کہ حکومت فرانس باغیانہ "اس پروپیگنڈے کو ہرگز برداشت نہیں کرے گی جس کا مقصد فرانسیسی سپاہیوں کو الجزائر میں فوجی ملازمت سے کنارہ کش کرنا یا احکام کی خلاف ورزی پر اکسانا ہو۔"

بھارت کے لئے سوئی گیس

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ پاکستان اور بھارت کے ماہروں کے وفد دسمبر کے تیسرے ہفتے ایک مشترک اجلاس منعقد کریں گے۔ جس میں بھارت کے لئے سوئی گیس فراہم کرنے کا سوال زیر غور لایا جائے گا۔ کل اس کا انکشاف مسٹر اے کے بروہی ہائی کمشنر پاکستان متعینہ بھارت نے کراچی سے عازم دہلی ہونے وقت کیا۔ آپ نے کہا یہ کانفرنس نئی دہلی میں منعقد ہو گی۔ جونہی ان ماہروں نے تفصیلات طے کر لیں۔ قدرتی وسائل کے پاکستانی وزیر اور قدرتی وسائل کے بھارتی وزیر آپس میں بات چیت کریں گے۔

شادی بیاہ کے کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد

راولپنڈی ۱۱ اکتوبر۔ صحت و محنت اور سماجی بہبود کے وزیر لیفٹیننٹ جنرل برکی کو خواتین کی متعدد تنظیموں کی طرف سے اس مفہوم کی قراردادوں کی نقلیں مل رہی ہیں کہ شادی بیاہ کمیشن کی سفارشات پر جلد عملدرآمد شروع کیا جائے معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس سوال پر غور کر رہی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت ربوہ سے شائع کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی احمدی نوجوانوں کو زرّیں ہدایات

اُردو زبان کو اتنا رائج کرو کہ آہستہ آہستہ یہ ہماری مادری زبان بن جائے

کوئی احمدی نوجوان ایسا نہیں ہونا چاہئے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو

فرمودہ ۲۶ جولائی ۱۹۴۹ء بمقام کوئٹہ

۲۹ جولائی ۱۹۴۹ء ساڑھے چھ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرنے کے لئے پارک ہاؤس میں ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا۔ جس میں جماعت کے دوستوں کے علاوہ کئی غیر احمدی معززین نے بھی شرکت کی۔ اکل و شرب کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد قائد مجلس نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے مجلس کی کارگزاری کی مختصر رپورٹ بھی پیش کی۔ اور حضور سے درخواست کی کہ حضور ممبران مجلس کو اپنی زریں نصائح سے مستفیض فرمائیں۔ اس کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔ یہ ایک غیر مطبوعہ تقریر ہے۔ جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ایڈریس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے اپنی کارگزاری کی جو رپورٹ پڑھ کر سنائی ہے اس پر مجھے اس لحاظ سے خوشی حاصل ہوئی کہ یہاں کے خدام میں

ایک حد تک بیداری

پائی جاتی ہے۔ اور وہ اپنے اس نام کی قدر کرتے اور اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ جو انہوں نے اپنے لئے اختیار کیا ہے۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ چند دن سے مجھے درد نقرس دوبارہ شروع ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے میں زیادہ دیر بیٹھ نہیں سکتا۔ اس لئے زیادہ لمبی باتیں بیان نہیں کر سکوں گا مگر پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ اس تقریب پر کچھ باتیں بیان کر دوں۔ سب سے پہلی بات جو ایڈریس کے ساتھ تو تعلق نہیں رکھتی۔ لیکن نہائت اہم ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں مختلف قوموں اور زبانوں کے اختلاط سے ایک زبان پیدا ہوئی۔ جس کو اردو کہتے ہیں۔ اس زبان کی طرف ہندوستان میں بہت کم توجہ رہ گئی ہے۔ بلکہ یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اسے بالکل مٹا دیا جائے۔ پنجاب کا شہری طبقہ اس کا بہت شائق چلا آتا ہے۔ اور اس میں علامہ اقبال اور حفیظ جالندھری جیسے بڑے بڑے شاعر پیدا ہوئے ہیں۔ جنہوں نے

اردو زبان کی بہت خدمت

کی ہے اور ان کی وجہ سے ہندوستان اور اس کے باہر اردو زبان بہت مقبول ہو گئی ہے۔ مگر پنجاب کے عوام اور غیر تعلیم یافتہ اشخاص بھی اس سے بہت دور ہیں۔ اور انہیں اس میں کلام کرنا دوبھر معلوم ہوتا ہے اگر وہ اس میں بات کریں۔ تو طریق گفتگو غیر زبان والوں کا سا معلوم ہوتا ہے۔ یوں تو غیر مادری زبان میں گفتگو کرتے وقت ہمیشہ ہی مشکلات پیش آتی ہیں۔ اور لازمی طور پر لہجہ میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ تاہم اگر آپس میں اردو زبان میں ہی گفتگو کی جائے۔ تو اس میں مہارت حاصل کر لینا کوئی مشکل امر نہیں۔ مثلاً میری مادری زبان اگرچہ اردو ہے۔ مگر میں نے پنجاب میں پرورش پائی ہے۔ اس لئے میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ بلکہ یہ کہنا لغو ہو گا کہ میرا لہجہ دہلی والوں کا سا ہے۔

مجھے یاد ہے

ایک دفعہ بچپن میں میں دہلی اپنی ایک نانی کو ملنے کے لئے گیا۔ مشہور مترجم قرآن مرزا حیرت صاحب ان کے بیٹے اور میرے ماموں تھے۔ انہیں احمدیت سے حد درجہ کا تعصب تھا۔ مگر بہرحال چونکہ وہ میرے ماموں تھے۔ اس لئے دوسرے رشتہ داروں نے مجھ سے کہا کہ اپنے ماموں مرزا حیرت صاحب کو بھی سلام کر آؤ۔ میری عمر اس وقت تیرہ چودہ سال کی تھی۔

دہلی والوں کی عادت

جیسے پان کی گلوری پیش کرنے کی ہے۔ اسی کے مطابق میری نانی صاحبہ نے بھی مجھے پان کی گلوری دی۔ دہلی میں یہ رواج ہے کہ پان میں چھالیہ زیادہ ڈالتے ہیں۔ میں بھی اپنی والدہ صاحبہ کی وجہ سے پان کھایا کرتا ہوں۔ لیکن چھالیہ زیادہ پڑا ہو۔ تو اس کی میں برداشت نہیں کر سکتا۔ میں جتنا چھالیہ کھایا کرتا ہوں اس سے کلہ بھرتا نہیں۔ لیکن دہلی والے پان میں اتنا زیادہ چھالیہ ڈالتے ہیں کہ اسے کھاتے وقت کلہ بھر جاتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ پان مجھے میری نانی نے دیا تھا۔ اس لئے میں لینے سے انکار بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس گلوری سے میرا کلہ بھر گیا۔ اور اسی طرح میں اپنے ماموں مرزا حیرت صاحب کو ملنے کے لئے چلا گیا۔ ان کا دفتر باہر ایک چوبارہ پر واقع تھا۔ انہوں نے بھی مجھے

پان کی ایک گلوری

دے دی۔ جس سے میرا دوسرا کلہ بھی بھر گیا۔ اور پھر جیسے بچوں سے باتیں کی جاتی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا اچھا میاں یہ تو بتاؤ تم کونسی زبان میں باتیں کیا کرتے ہو۔ اردو میں یا پنجابی میں۔ اس وقت تک میں پنجابی نہیں جانتا تھا۔ اب تو تقریر بھی کر لیتا ہوں۔ پھر میرے دونوں کلے بھرے ہوئے تھے اور اگالدان پاس تھا نہیں۔ اس سبب میرے لئے بولنا مشکل ہو گیا اور انہوں نے جب پوچھا میاں تم اردو میں باتیں کرتے ہو یا پنجابی میں تو میں نے بڑی مشکل سے جواب دیا کہ میں دونوں میں بات کر لیتا ہوں۔ کلے چونکہ بھرے ہوئے تھے اس لئے اپنے مفہوم کو صاف طور پر ادا نہ کر سکا۔

مرزا حیرت صاحب

احمدیت کے شدید مخالف تھے۔ اور دہلوی ہونے کی وجہ سے غرور بھی تھا۔ وہ قہقہہ مار کر ہنس پڑے اور کہنے لگے۔ بس بس مجھے پتہ لگ گیا ہے کہ تم کس زبان میں بات کرتے ہو یہ ہے تو ایک لطیفہ مگر یہ بات ظاہر ہے۔ کہ ہم میں سے کسی کا یہ کہنا کہ اس کا لہجہ دہلی والوں کا سا ہے درست نہیں۔

ہماری مادری زبان

اردو ہے اور ہمارا خون دہلی والوں کا ہے بلکہ ان کا خون ہے جن کے خون سے اردو بنا ہے۔ جیسے میر درد اور مرزا غالب لیکن بوجہ پنجاب میں پرورش پانے کے ہم میں ایسے آثار اور علامات پائی جائیں گی۔ جن سے صاف معلوم ہو گا کہ ہم پورے ہندوستانی نہیں۔ بعض وقت محاورہ کا بھی اثر پنجابی ہے۔ بوجہ پنجابی ماحول ہونے کے بغیر خیال کئے کوئی نہ کوئی پنجابی محاورہ منہ سے نکل جاتا ہے۔ ہم گھر میں عموماً بچوں سے مذاق کرتے ہیں وہ بات کرتے ہوئے بعض دفعہ پنجابی کے الفاظ بول جاتے ہیں۔ وہ بھی جانتے ہیں کہ وہ الفاظ اردو زبان کے نہیں۔ لیکن غیر ارادی طور پر ان کے منہ سے نکل جاتے ہیں۔

میں ایک دفعہ دہلی گیا۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے میری دعوت کی۔ مولوی نذیر احمد صاحب کے پوتے جو رسالہ نکالتے ہیں اُن کے ماموں میرے ساتھ تھے انہوں نے میری کوئی تقریر سُنی ہوئی تھی۔ انہوں نے میرے لحاظ یا تکلف کی وجہ سے کہا کہ خواجہ صاحب میں نے ان کی تقریر سنی ہے۔ ان کا لہجہ بالکل دہلی والوں کا سا ہے اور یہ بالکل پنجابی معلوم نہیں ہوتے مگر خواجہ صاحب اپنے رنگ کے آدمی ہیں۔ انہیں یہ بات بری لگی۔ انہوں نے کہا میں تو یہ بات نہیں مان سکتا۔ میں نے ان کی کتابیں پڑھی ہوئی ہیں ان میں بعض مقامات پر پنجابی محاورات استعمال ہوئے ہیں۔ لیکن آخر وہ بھی دہلوی تھے۔ انہوں نے فوراً کہا۔ خواجہ صاحب میں نے تقریر کا ذکر کیا تھا کتاب کا نہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہم تقریر میں بھی بعض پنجابی محاورات غیر ارادی طور پر استعمال کر جاتے ہیں۔ تاہم متواتر پڑھنے اور ہمیشہ اردو میں ہی گفتگو کرنے کی وجہ سے عادت ہو جاتی ہے پس میں آپ کو ایک نصیحت تو یہ کروں گا کہ

اردو زبان کو نئی زندگی دو

اور ایک نیا لباس پہنا دو۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ ہمیشہ اسی زبان میں ہی گفتگو کیا کریں۔ جب ہم اردو میں ہی گفتگو کریں گے تو لازمی بات ہے کہ بعض الفاظ کے متعلق ہمیں یہ پتہ نہیں لگے گا کہ ان کو اردو زبان میں کس طرح ادا کرتے ہیں۔ اس پر ہم دوسروں سے پوچھیں گے اور اس طرح ہمارے علم میں ترقی ہوگی۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن انسان کو بڑی عمر میں بھی ان کی سمجھ نہیں آتی۔ لیکن جب وہ ایک زبان میں گفتگو کرنا شروع کر دے تو ان پر عبور حاصل کر لیتا ہے پس

ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے

کہ وہ پنجابی زبان چھوڑ دیں اور اردو کو جو اب بے وطن ہو گئی ہے اپنا لیں۔ یہ بھی ایک بڑا مہاجر ہے۔ جس طرح مہاجروں کو زمینیں مل رہی ہیں۔ چاہیئے کہ اسے بھی اپنے ملک میں جگہ دی جائے اور اسے اتنا رائج کر دیا جائے کہ آہستہ آہستہ یہ ہماری مادری زبان بن جائے میں ان لوگوں میں سے نہیں جن کے خیال میں پنجابی زبان کو زندہ رکھنا ضروری ہے۔ میرے نزدیک

اردو زبان کو ہی ہمیں اپنی زبان بنا لینا چاہیئے

اور اسے رواج دینا چاہیئے۔ ملک کے کناروں پر اور پہاڑوں پر کہیں کہیں پنجابی زبان باقی رہ جائے تو حرج نہیں۔ اگر کسی کو پنجابی زبان سننے یا بولنے کا شوق ہوگا تو وہ وہاں جا کر سن لے گا یا بول لے گا۔ پس میری پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ تم اردو زبان کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے اور تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے۔

دوسری چیز جس کے متعلق میں آپ لوگوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ علم کے بغیر کبھی صحیح عمل پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عمل کے بغیر بھی انسان حقیقی زندگی حاصل نہیں کر سکتا

عالم بے عمل کی مثال

اس گدھے کی سی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اگر علم نہ ہو اور پھر انسان کوئی عمل کرے تو وہ غلط قسم کا ہوگا اور اس کی مثال اُس ریچھ کی سی ہوگی۔ جس سے کسی آدمی کی دوستی ہوگئی اور وہ اُسے مکھیاں اڑانے کے لئے اپنی ماں کے پاس بٹھا گیا وہ مکھیوں کو اُس کی ماں کے مُنہ سے اڑاتا۔ لیکن وہ پھر آ بیٹھتیں اُس نے خیال کیا کہ یہ مکھی اڑتی نہیں۔ .... اُسے مار ڈالنا چاہیئے۔ چنانچہ اُس نے ایک پتھر اٹھایا۔ اور مکھی پر دے مارا۔ وہ مکھی تو شاید مری یا نہ مری لیکن ماں مر گئی۔ اسی طرح بے علم آدمی ایسی غلطیاں کر جاتا ہے کہ اُن کی اصلاح اور ازالہ مشکل ہوتا ہے۔ میں نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اُن میں خصوصیت کے ساتھ کوئی ایسا آدمی نہیں ہونا چاہیئے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو۔ جس طرح ہر شخص وکیل تو نہیں بن سکتا لیکن ملک میں صحیح طور پر امن اُس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہر شخص رائج الوقت قانون سے ایک حد تک واقف نہ ہو۔ ہر شخص چوہدری نذیر احمد یا سلیم نہیں بن جاتا مگر کچھ نہ کچھ قانون کا علم اسے ہوتا ہے۔ مثلاً وہ جانتا ہے کہ اگر وہ چوری کرے گا تو اسے سزا ملے گی قانونی باریکیاں وہ نہیں جانتا ان کے لئے اُسے وکیلوں کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی باریکیوں کو تم بے شک علماء پر چھوڑ دو۔ لیکن موٹے احکام تو ہر شخص کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور اُن کا جاننا اس کا فرض ہے میرے نزدیک جو شخص قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتا وہ حقیقی مسلمان نہیں۔ جب اسے پتہ ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ نے کیا کہا ہے تو وہ اس پر عمل کیسے کرے گا۔ یہ غلط ہے کہ صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ، اور حج ہی قرآنی احکام ہیں۔ ان کے علاوہ اور ہزاروں احکام سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔ ان کے علاوہ کچھ فکری اور قلبی اعمال ہوتے ہیں۔ پھر ان کا تعہد اور نگرانی کرنے والے اخلاق ہیں جب تک ان کا علم نہ ہو اور ان کے مطابق انسان کا عمل نہ ہو اس وقت تک نہ نماز نماز رہتی ہے اور نہ زکوٰۃ زکوٰۃ رہتی ہے۔

بھیرہ کے مشہور تاجر تجارت کے لئے بخارا کی طرف جایا کرتے تھے اور بہت نفع حاصل کرتے تھے۔ جب ان کے پاس دولت زیادہ ہوگئی تو لالچ بھی بڑھ گیا اور زکوٰۃ دینے میں کوتاہی شروع کر دی۔ وہ بڑے بڑے تاجر تھے ~~انہیں ایک کو~~ دس دس پندرہ پندرہ ہزار زکوٰۃ نکلتی تھی۔ ان دنوں زکوٰۃ اس طرح ادا کی جاتی کہ وہ سکوں یا سونے چاندی سے گھڑے بھر لیتے اور ان کے اوپر دو تین سیر گندم ڈال دیتے۔ پھر کسی طالبعلم یا مسجد کے ملّاں کو گھر بلاتے۔ کھلاتے پلاتے اور فراغت کے بعد گھڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے۔ میاں یہ سب کچھ تمہاری ملکیت ہے اور ساتھ ہی یہ کہہ دیتے۔ تم اسے اٹھا کر کہاں لے جاؤ گے۔ میرے پاس ہی فروخت کر دو۔ طالب علم اور ملّاں یہ جانتے تھے۔ کہ انہوں نے دینا تو کچھ بھی نہیں صرف ایک بہانہ ہے جو کچھ ملے لے لو۔ وہ کہتے اچھا پانچ سات روپے میں یہ گھڑا میں آپ کے پاس فروخت کرتا ہوں۔ اس طرح وہ زکوٰۃ بھی دے دیتے اور واپس بھی لے لیتے اور سمجھ لیتے ہم نے زکوٰۃ کے حکم پر عمل کر لیا ہے۔ اگر وہ لوگ سارا قرآن کریم پڑھتے تو انہیں اور احکام بھی معلوم ہو جاتے اور سمجھ لیتے کہ ہمارا یہ زکوٰۃ دینا محض دکھاوا اور خدا تعالیٰ سے دھوکہ ہے اور ہم دوہرے عذاب کے مستحق ہیں۔

نماز کے متعلق بھی یہی بات ہے

بعض نمازیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ فرمایا ہے۔ یعنی ان کے لئے ہلاکت اور عذاب ہے اگر ہر نماز نماز ہوتی تو خدا تعالیٰ نے یہ کیوں کہنا در اصل وہ لوگ ظاہری طور پر نماز تو ادا کرتے ہیں۔ لیکن اسے شکل ایسی دے دیتے ہیں کہ وہ ان کے لئے بجائے موجب رحمت بننے کے موجب عذاب بن جاتی ہے۔ پس قرآن کریم کا ترجمہ جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اور اگر تھوڑا سا بھی تعہد کیا جائے تو یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ قرآن کریم کی باریکیاں سمجھنے کی توفیق ہر ایک کو نہیں ملتی۔ جس پر خدا تعالیٰ کا فضل ہو جائے وہی باریکیوں کو جان سکتا ہے

میری صحت بچپن سے ہی خراب ہے

اور میرے متعلق بچپن سے ہی ڈاکٹروں نے کہہ دیا تھا کہ اگر یہ تیس سال کی عمر تک پہنچ گیا تو سمجھو یہ بچ جائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ بچپن میں مجھ پر پڑھائی کیلئے کوئی دباؤ نہیں ڈالتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ مجھے فرمایا کہ اگر تم تین کام کر لو تو کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ ایک تو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ لو۔ دوسرے بخاری پڑھ لو اور تیسرے کچھ طب پڑھ لو۔ کیونکہ یہ ہمارا خاندانی شغف ہے۔ میں آپؑ سے ایک رقعہ لکھوا کر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس چلا گیا اور انہیں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے تم یہ تین چیزیں پڑھ لو۔ باقی تمہاری صحت اجازت دے تو کچھ پڑھ لینا ورنہ ضرورت نہیں۔ آپؓ بہت ہی خوش ہوئے اور فرمایا۔ میری تو دیر سے یہ خواہش تھی اور یہ تینوں چیزیں ایسی ہیں جو میں جانتا ہوں چنانچہ

قرآن کریم کا ترجمہ

میں نے آپ سے چھ ماہ میں پڑھا۔ میرا گلا چونکہ خراب رہتا تھا اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ مجھے پڑھنے نہیں دیتے تھے۔ آپؓ خود ہی پڑھتے جاتے تھے اور میں سنتا جاتا تھا۔ اور چھ مہینہ یا اس سے بھی کم عرصہ میں سارے قرآن کریم کا ترجمہ آپ نے پڑھا دیا۔ پھر تفسیر کی باری آئی تو سارے قرآن کریم کا آپ نے ایک مہینہ میں دور ختم کر دیا۔ اس کے بعد بھی میں آپؓ کے درسوں میں شامل ہوتا رہا ہوں۔ لیکن پڑھائی کے طور پر صرف ایک مہینہ ہی پڑھا ہوں۔ پھر آپؓ نے مجھے بخاری پڑھائی اور تین مہینہ میں ساری بخاری ختم کرا دی۔ حافظ روشن علی صاحبؓ بھی میرے ساتھ درس میں شامل ہو گئے تھے۔ وہ بعض دفعہ سوالات بھی کرتے تھے اور

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ

اُن کے جوابات دیتے تھے۔ حافظ صاحبؓ ذہین تھے اور بات کو پھیلا پھیلا کر لمبا کر دیتے تھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے بھی شوق آتا کہ میں بھی اعتراض کروں۔ چنانچہ ایک دو دن میں نے بھی بعض اعتراضات کئے اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے ان کے جوابات دئیے۔ لیکن تیسرے دن جب میں نے کوئی اعتراض کیا تو آپؓ نے فرمایا۔ میاں حافظ صاحبؓ تو مولوی آدمی ہیں وہ سوال کرتے ہیں تو میں جواب بھی دے دیتا ہوں لیکن تمہارے سوالات کا میں جواب نہیں دوں گا مجھے جو کچھ آتا ہے تمہیں بتا دیتا ہوں اور جو نہیں آتا وہ بتا نہیں سکتا۔ تم بھی خدا کے بندے ہو اور میں بھی خدا کا بندہ ہوں۔ تم بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمّت میں

شامل ہو۔ اور میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہوں۔

اسلام پر اعتراضات کا جواب

دینا صرف میرا ہی کام نہیں۔ تمہارا بھی فرض ہے کہ تم سوچو۔ اور اعتراضات کے جوابات دو۔ مجھ سے مت پوچھا کرو۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے آپ سے کوئی سوال نہیں کیا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ سب سے زیادہ قیمتی سبق یہی تھا۔ جو آپ نے مجھے دیا۔ میں نے اعتراضات کرنے چھوڑ دیئے۔ اور ان کے جوابات خود سوچنے شروع کئے جس سے مجھے بہت بڑا فائدہ ہوا بعد میں میں نے کچھ کتابیں صرف و نحو کی بھی پڑھیں۔ لیکن بطور درس کے نہیں شغل کے طور پر پڑھیں۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی ارشاد تھا۔ کہ تم ترجمہ قرآن کریم۔ بخاریؒ۔ اور کچھ طب پڑھ لو۔ لیکن میں تمہارے لئے اس کا بھی خلاصہ بیان کر دیتا ہوں تم قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ لو۔ بخاریؒ اور دوسری کتابیں تمہیں خود بخود آجائیں گی۔ اگر کوئی شخص

قرآن کریم کا ترجمہ

نہیں پڑھتا۔ تو میں تو یہ سمجھ ہی نہیں سکتا۔ کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کیسے قرار دیتا ہے قرآن کریم ایک خط ہے جو خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں کو لکھا ہے۔ لیکن وہ کیسا مسلمان ہے جو اسے پڑھتا نہیں۔ بلکہ جیب میں ڈالے پھرتا ہے کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے کہ اُسے ماں باپ بہن بھائی۔ بیوی بچوں یا دوسرے عزیزوں کا خط آئے اور وہ اسے جیب میں ڈال دے۔ پڑھے نہیں اگر تمہیں کسی عزیز کا خط ملتے ہی یہ شوق پیدا ہوجاتا ہے کہ میں اُسے پڑھوں۔ تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ سے ہمیں محبت بھی ہو اور پھر وہ خط لکھے۔ اور ہم پڑھیں نہیں۔ اگر واقعہ میں قرآن کریم خدا تعالےٰ کا خط ہے جو اس نے اپنے بندوں کو لکھا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ خط اس کے پاس ہو اور پھر وہ چپ کر کے بیٹھا رہے۔ اس کا ترجمہ نہ سیکھے۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سے یہ مثال سنی ہے۔ کہ جتنا کوئی ان پڑھ ہوتا ہے۔ وہ خط پڑھوانے کی زیادہ کوشش کرتا ہے۔ کسی بڑھیا کے پاس اس کے بیٹے کا خط آتا ہے۔ تو وہ ملاں کے پاس جاتی ہے اور اسے کہتی ہے۔ میاں میرے بیٹے کا خط پڑھ دو۔ وہ خط پڑھ دیتا ہے تو اسے تسلی نہیں ہوتی۔ پھر وہ کسی اور کو دیکھتی ہے اور سمجھتی ہے۔ کہ وہ پڑھا ہوا ہے۔ تو وہ اس کے پاس جاتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ مجھے میرے بیٹے کا خط سنا دو۔ اسی طرح جب تک وہ سات آٹھ آدمیوں سے اپنے بیٹے کا خط نہیں سن لیتی اسے تسلی نہیں ہوتی۔ پس تم میں سے جتنے بھی ان پڑھ ہیں۔ انہیں دوسروں سے زیادہ

ترجمہ سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے

اگر کسی چیز کو سیکھنے کی کوشش کی جائے۔ تو وہ ضرور آجاتی ہے۔ ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ وہ ایک بادشاہ کے وزیر تھے انہیں علم سیکھنے اور سکھانے کا بہت شوق تھا۔ انہوں نے شہر کے لوگوں سے کہا۔ مجھے چالیس لڑکے دے دو۔ اور انہیں بارہ سال تک میرے پاس رہنے دو۔ اس کے بعد وہ جو چاہیں کریں۔ لوگوں کو ان پر اعتبار تھا۔ انہوں نے اپنے لڑکے دیدیئے۔ اس بزرگ نے ایک مکان لے لیا۔ اور خود بھی اس میں آگئے۔ اور کچھ استاد رکھ لئے۔ ان کا طریق یہ تھا کہ وہ صبح کے وقت اٹھتے اور قرآن کریم بچوں کے سامنے رکھ دیتے اور کہتے تلاوت کرو۔ اس کے بعد تہجد پڑھواتے پھر صبح کی نماز کا وقت ہوجاتا۔ ان سے اذان دلواتے۔ اذان اور نماز کے درمیان انہیں قرآن کریم کی ایک آیت بتا دیتے اور کہتے اسے یاد کرلو۔ پھر صبح کی نماز پڑھواتے۔ اور نماز کے بعد ایک حدیث یاد کراتے۔ اس کے بعد انہیں باہر لیجاتے۔ اور ورزش کرواتے۔ جب دھوپ سر پر آجاتی تو انہیں دریا کے کنارے لے جاتے۔ اور انہیں تیراندازی سکھاتے۔ جب ورزش اور تیراندازی کر کے واپس آجاتے تو انہیں دو تین

چھوٹے چھوٹے اسباق

اسی رنگ میں دیتے۔ کہ ایک چھوٹا سا مسئلہ نحو کا بتا دیا۔ ایک چھوٹا سا مسئلہ صرف کا بتا دیا۔ اور کسی بڑے شاعر کا ایک شعر بتا دیا۔ اور اس کی لغت یاد کرا دی۔ پھر ظہر کا وقت آجاتا۔ نماز پڑھواتے۔ اور نماز کے بعد لڑکوں کو عربی کی کوئی ایک ضرب المثل یاد کرا دیتے کوئی ایک فقہ کا مسئلہ بتا دیتے۔ یا منطق کا کوئی مسئلہ بتا دیتے پھر عصر کی نماز کا وقت آجاتا۔ عصر کی نماز پڑھواتے۔ اور اس کے بعد انہیں باہر لے جاتے۔ اور وہاں فنون جنگ کی مہارت کرواتے۔ اس طرح وہ سارا دن انہیں مختلف کام سکھانے میں لگے رہتے۔ بارہ سال کے اندر اندر انہوں نے ان لڑکوں کو قرآن و حدیث کا پورا ماہر بنا دیا۔ قرآن کریم کا حافظ بنا دیا۔ پورا منطقی اور پورا فقیہہ بنا دیا۔ اور اس کے ساتھ انہیں پورا سپاہی بھی بنا دیا۔ غرض ایک ایک چیز کا روزانہ یاد کر لینا کوئی مشکل بات نہیں تم

روزانہ چند آیات یاد کرلو۔

تو بڑی آسانی کے ساتھ تھوڑے ہی عرصہ میں سارے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ سکتے ہو بعض آیات تو بہت چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں۔ اگر انہیں دوسری چھوٹی آیات کے ساتھ ملا کر بڑی آیت کے برابر سمجھ لیا جائے۔ اور اڑھائی تین سطروں کا بھی روزانہ اندازہ رکھا جائے تو بڑی آسانی کے ساتھ تم تین سال کے اندر اندر پورے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ سکتے ہو۔ یہ سکیم بچوں میں بھی شروع کرنی چاہیئے۔ اور اگر

لجنہ اماء اللہ بھی اس سکیم کو اپنالے

تو پھر مائیں اپنے بچوں کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا سکتی ہیں۔ تم بے شک خادم ہو۔ لیکن اگر تمہیں خدمت کے طریق کا ہی پتہ نہ لگے۔ تو تم کرو گے کیا۔ بے شک پانی پلا دینا اور مسجد کی صفائی کر دینا بھی اچھے کام ہیں۔ مگر قرآن کریم میں اور بھی ہزاروں احکام ہیں اور جب تم انہیں جانتے ہی نہیں۔ تو تم ان پر عمل کیسے کر سکتے ہو۔ خادم کے لئے ضروری ہے کہ اسے آقا کی مرضی معلوم ہو۔ پس ایک نصیحت تو میں یہ کروں گا۔ کہ تم اردو میں گفتگو کرنے کی عادت ڈالو۔ اور اتنی عادت ڈالو۔ کہ تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے۔ الفاظ اور محاورات کی اصلاح بعد میں ہو جائے گی۔ دوسری نصیحت میری یہ ہے کہ بے شک مخلوق کی خدمت کرو۔ لیکن اگر تمہیں قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا۔ تو تم یہ کام پوری طرح نہیں کر سکتے۔ اگر تمہیں قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے تو باقی سب چیزیں تمہارے لئے آسان ہوجائیں گی

چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب

جب شام میں گئے۔ تو وہاں کے ایک وزیر نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کسی دینی مدرسے میں دینی تعلیم حاصل کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ میں نے تو صرف قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا ہے۔ جب قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہو۔ تو باقی سب مضامین آسان ہو جاتے ہیں۔ اس کے مضامین کو سمجھنے کے لئے دوسری کتابوں کے حوالوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور اس طرح ساری چیزیں آجاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے بعد دوسرے علوم کا شوق خود بخود پیدا ہوجاتا ہے۔

ہمارا سارا علم تو ہے ہی قرآن

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف قرآن کریم ہی پڑھے ہوئے تھے۔ لاہور میں میرے پاس ایک دفعہ دو دیوبندی مولوی آئے ان میں سے ایک نے غصہ والی شکل بنا کر مجھ سے پوچھا۔ آپ کیا پڑھے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا میں تو کچھ بھی پڑھا ہوا نہیں۔ صرف قرآن کریم جانتا ہوں۔ اس نے دوبارہ پوچھا۔ آپ بتائیں تو سہی آپ کیا پڑھے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ کے نزدیک جو پڑھائی ہے وہ میں نے نہیں کی۔ میں صرف قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہوں۔ اس نے کہا۔ پس آپ صرف قرآن کریم کا ترجمہ ہی جانتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں ترجمہ سے باہر کوئی چیز رہ جاتی ہو تو وہ میں نہیں جانتا۔ وہ غصہ میں تھا۔ اور اس نے میرا جواب نہ سمجھا۔ دوسرے مولوی نے اسے چٹکی بھرتے ہوئے کہا۔ وہ کہہ تو رہے ہیں۔ میں قرآن کریم پڑھا ہوا ہوں۔ اور تم یہ ثابت کر کے کہ قرآن کریم سے باہر کوئی چیز ہے۔ اپنی کم علمی اور بیوقوفی کا ثبوت دے رہے ہو۔ بہرحال یہ حقیقت ہے کہ

قرآن کریم کے اندر سارے علوم آجاتے ہیں

میں پرائمری فیل ہوں۔ لیکن میں تمام مذاہب کو چیلنج کر کے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا اعتراض ہو جس کا قرآن کریم کے ساتھ ٹکراؤ ہوتا ہو۔ تو میں اس کا جواب دوں گا۔ اور خالی جواب ہی نہیں دوں گا بلکہ اعتراض کرنے والے کو چپ کرا کے چھوڑ دوں گا۔ قرآن کریم کے اندر سارے گر موجود ہیں۔ اور اصل عقل گروں سے ہی آتی ہے۔ اگر تم قرآن کریم پڑھ لو۔ تو تمہارے اندر وہ مادہ پیدا ہو جائے گا۔ جس سے تم ہر قسم کے دشمن کا مقابلہ کر سکو گے۔ اور تمہاری عقل اتنی تیز ہو جائے گی۔ کہ دنیا کا کوئی علم ایسا نہیں ہوگا جس سے تم مرعوب ہو۔ پس قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ جس کی میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔

اس کے بعد میں آپ لوگوں کی خواہش کے مطابق دعا کروں گا باقی خدام کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل کر لیں۔ بلکہ ساری دنیا کے لوگوں کو اپنی دعاؤں میں شامل کر لیں تاکہ وہ

قرآن کریم سیکھیں اور اس پر عمل کریں

خواہ کوئی ہندو ہے یا کوئی عیسائی یا کسی اور مذہب کا پیرو۔ سب کو اسلام میں لانا ہمارا فرض ہے۔ اگر وہ قرآن کریم کو ماننے لگ جائیں۔ مخلوق کی خدمت میں لگ جائیں۔ تو یہی دنیا جو جہنم نظر آتی ہیں۔ اور لڑائیوں کی جگہ بنی ہوئی ہے۔ امن کا گہوارہ بن جائے

الفضل

سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوش خط لکھا کریں

(مینجر)

سفر حج بیت اللہ شریف

(۱۲)

(سابقہ قسط کے لئے الفضل مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۰ء ملاحظہ فرمائیں)

(از مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے نائب وکیل المال)

مکہ مکرمہ میں واپسی

۱۲ ذی الحج کی شب کو ہم واپس مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ پر پہنچے۔ سرزمین عرب کی چلچلاتی دھوپ میں گذشتہ پانچ روز مسلسل بھاگ دوڑ میں گزرے تھے۔ ہمارا مشاہدہ تھا کہ قریباً ہر حاجی کو ایک نہ ایک مرتبہ چھوٹی موٹی علالت سے ضرور دوچار ہونا تھا۔ مکرم خورشید صاحب اور مکرم پراچہ صاحب اپنی باری بھگتا چکے تھے۔ اب مکرم شیخ صاحب اور خاکسار کی باری آئی ہم دونو کو مکہ مکرمہ پہونچ کر بخار اور کھانسی کی شکایت ہو گئی۔ بجلی کی رو فیل ہو جانے کی وجہ سے کمرہ تاریک تھا۔ تھکے ماندے اور بخار کھانسی سے شکستہ جسم سے کہ ہم قریباً دو گھنٹے تک بے حس و حرکت پڑے رہے۔ بجلی کی رو آخر بحال ہو گئی۔ ٹیبل فین حرکت میں آگیا۔ زندگی کے آثار پھر ابھر آئے ——— مکرم پراچہ صاحب اور مکرم خورشید صاحب نے ہم دونو مریضوں کی تیمارداری فرمائی۔ جزاھما اللہ تعالےٰ احسن الجزاء

شربت تمرہندی

مکہ مکرمہ کے بازاروں میں مشروبات کی دوکانیں تھیں۔ جہاں سے "تمر ہندی" "تمر ہندی" کی صدا بھی بلند ہوتی رہتی تھی۔ ۱۳ ذی الحج کی صبح کو بیت اللہ شریف سے واپس آتے ہوئے "تمر ہندی" کی آواز سن کر بے اختیار ایک گلاس پینے کو جی چاہا بخار کی گرمی سے حلق خشک اور زبان بریاں سی معلوم ہوتی تھی۔ رات بھر کھانس کھانس کر سینہ خالی ہو چکا تھا۔ دو قرش دے کر ایک گلاس "تمر ہندی" کا پیا۔ خدا جانے اس شربت کی ٹھنڈک اور ترشی میں کیا برکت تھی کہ جسم کی آگ واقعی بجھتی ہوئی محسوس ہوئی۔

حلق کے کانٹے دور ہو گئے اور خوش و خرم اپنی قیام گاہ پر پہونچ کر میں نے اپنے دوستوں سے تمر ہندی کے بارہ میں اپنا تجربہ بیان کیا۔ لیکن میں نے محسوس کیا کہ میرے اس مجرب اور ارزاں ترین علاج کی طرف دوستوں کی طبیعت مائل نہ ہوئی بہرحال میں نے اس شربت کو دو تین روز تک استعمال میں رکھا اور شافی مطلق نے اسی سے مجھے شفاء کاملہ عطا فرما دی۔ دوستوں کی نصائح کے پیش نظر شام کو مکرم پراچہ صاحب کے ہمراہ پاکستانی ڈسپنسری واقعہ حارۃ الباب گیا۔ لیکن وہ مقام ہماری قیامگاہ سے اس قدر دور تھا کہ وہاں سے باقاعدہ دوا لانا بذات خود ایک بیماری مول لینا تھا

طواف وداع اور نفلی طواف

مکہ مکرمہ کو الوداع کہنے سے پہلے ایک الوداعی طواف کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہونے سے پہلے حسب سابق پھر بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ چونکہ طواف کی عبادت صرف بیت اللہ کے گرد ہی ادا کی جا سکتی ہے اور اس عبادت میں ایک غیر معمولی سرور پایا جاتا ہے اس لئے چار مزید نفلی طواف بھی کئے گئے۔

حجر اسود کو بوسہ دینے کا شرف

طواف کے دوران حجر اسود کو ہاتھ لگانے کا موقعہ تو میسر آگیا لیکن بڑی کوشش کے باوجود حجر اسود کو بوسہ دینے کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ جس کا دل پر بہت گہرا اثر تھا۔ باب ملتزم کی دیوار سے متعدد مرتبہ لپٹ کر دعا بھی کی گئی۔ مگر حجر اسود کو بوسہ دینے کی تشنگی نہ بجھ سکی۔ ایک مرتبہ مقام ابراہیم کے پاس میں اس محرومی کے باعث افسردہ کھڑا تھا۔ میں سوچنے لگا کر خانہ کعبہ کے در و دیوار میں سے کونسا ایسا حصہ ہو سکتا ہے جہاں میرے محبوب آقا سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے جسم اطہر نے مس کیا ہو تو سوائے حجر اسود کے کسی مقام کے متعلق حق الیقین قائم نہ ہو سکا اس خیال کا آنا تھا کہ حجر اسود کو بوسہ دینے کا اشتیاق جنون کی صورت اختیار کر گیا اور میں دعا کر کے حجر اسود کی طرف اس عزم سے بڑھا کہ اسے بوسہ دینے کا شرف حاصل کر کے ہی رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

بیت اللہ شریف میں داخلہ

سعودی عرب کی گھڑیوں کے لحاظ سے کوئی بارہ بجے کا وقت ہوگا۔ کہ مکرم پراچہ صاحب باہر سے خبر لائے کہ بیت اللہ شریف کا دروازہ (باب ملتزم) کھلا ہوا ہے اگر اس میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کرنا مطلوب ہو تو مسجد حرام میں پہونچ جاؤ۔ چونکہ یہ دروازہ عارضی طور پر کھلتا ہے اس لئے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب۔ مکرم خورشید صاحب اور خاکسار بڑی تیز رفتاری سے مسجد حرام جا پہنچے لیکن مقام ابراہیم کی جانب سے جو باب ملتزم پر نظر پڑی تو داخل ہونے والوں کا ہجوم اور داخلہ کی مشکلات نے ہمارے حوصلے کسی قدر پست کر دیئے۔ دروازہ کی کرسی چھ سات فٹ اونچی تھی۔ کوئی چھلانگ لگا کر چڑھتا۔ کوئی کسی کے سہارے داخل ہوتا اور کوئی غلاف کعبہ کے رستے کے ذریعہ جا پہنچتا۔ ابتداء میں ہم تینوں نے بھی دیوانہ وار داخل ہونے کی کوشش کی مگر بے سود۔ پھر خواہش ہوئی کہ تینوں میں سے کم از کم ایک ہی داخل ہونے میں کامیاب ہو جائے تا اس طرح ہم سب کی نمائندگی ہو جائے ——— بالآخر مکرم خورشید صاحب کو اللہ تعالےٰ نے اندر جانے کی توفیق عطا فرما ہی دی۔ اندر جا کر انہوں نے نوافل ادا کئے اور نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ساری جماعت کے لئے دعائیں کیں۔ ہم نے حطیم میں نوافل ادا کر کے اس کی تلافی کر لی حطیم کا حصہ بھی دراصل خانہ کعبہ کا حصہ ہے اور اللہ تعالےٰ کی مخفی حکمتوں کے ماتحت نامکمل رہ گیا ہے۔ اس میں داخل ہونا خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے مترادف ہے۔ یہاں کے نوافل میں بھی ایک خاص لطف حاصل ہوا۔ جو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

متفرق ملاقاتیں

حج کے بعد مکہ مکرمہ کے چند روزہ قیام میں ہم اپنے احمدی دوستوں کی تلاش بھی کرتے رہے۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب جس افریقی بھائی کو دیکھتے تو دریافت فرماتے من ای بلاد انت یا اخی۔ اور بعض حسن اتفاق سے ہماری جماعت کے نکل آتے۔ چنانچہ اس طرح قریباً سولہ افریقی دوستوں کا اور چوبیس پاکستانی و ہندوستانی دوستوں کا پتہ چلا افریقی دوستوں کا مرکز سے اخلاص قابل رشک اور والہانہ تھا اور مجھ سے [illegible] گرمجوشی اور اخلاص سے بغلگیر ہوتے۔ اور اپنے رواج کے مطابق میری گردن پر پیار کرتے پاکستانی دوستوں میں سے لائلپور کے شیخ محمد عبداللہ صاحب اہل و عیال سمیت حج کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کے علاج معالجہ کے سلسلہ میں ایک ڈاکٹر عبدالحمید صاحب عالم سے بھی ملاقات کی گئی۔ یہ صاحب سیالکوٹ کے ہیں اور عرصہ تیس سال سے مکہ مکرمہ میں آباد ہو چکے ہیں۔ بڑے علم دوست اور خوش مزاج ڈاکٹر ہیں علاج معالجہ کے ساتھ ان سے ہماری علمی گفتگو بھی ہوتی رہی۔ آپ نے آب زمزم کے طبی فوائد پر ایک مقالہ لکھا تھا۔ جس کا انہیں بجا طور پر فخر تھا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے ایک نوجوان بچے بنام نواد سے بھی ان کی ڈسپنسری میں ملاقات ہوئی۔ پاکستان سے انہوں نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

مدینہ منورہ کو روانگی

ہمارے معلم نے ہمارے لئے مدینہ منورہ کے سفر کی اجازت حاصل کر رکھی تھی ۱۲ جون ۱۹۶۰ء بروز اتوار مکرم خورشید صاحب اور مکرم پراچہ صاحب نے سفر واپسی اختیار کرتے ہوئے پاکستان کا رخ کیا اور اسی شام شیخ صاحب اور خاکسار ایک ٹیکسی کے ذریعہ مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ اس سفر میں ہم آٹھ افراد کا قافلہ تھا مشرقی افریقہ سے ہماری جماعت کے ایک پنجابی دوست مکرم عبدالخالق صاحب بٹ مع اہل و عیال حج کیلئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ٹیکسی کا حایہ ۵۳ ریال طے ہوا اور کچھ بخشش قریباً ۷ ریال فی کس خرچ اٹھا۔ ہماری ٹیکسی مکہ مکرمہ کی بارونق گلیوں سے کھلے بازاروں میں نکلی بازاروں سے میدان آئے اور میدانوں سے پھر ایک جنگل طے کرتے ہوئے شہر یعنی جدہ میں داخل ہو گئے۔ اس وقت مدینہ منورہ ہماری اصل منزل تھی اس لئے جدہ کو خیر باد کہتے ہوئے ٹیکسی پھر فضا کی تاریکیوں میں مدینہ منورہ کی طرف فراٹے بھرنے لگی۔ (باقی آئندہ)

ربوہ۔ احمد نگر اور چنیوٹ کے خدام کیلئے ضروری اعلان

سالانہ اجتماع میں شمولیت ضروری ہے

جیسا کہ خدام الاحمدیہ کو معلوم ہے۔ ہمارا سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں ربوہ۔ احمد نگر اور چنیوٹ کے سب خدام کی شمولیت لازمی ہے اور کوئی خادم بجز اشد مجبوری کی حالت میں مکرم نائب صدر صاحب کی اجازت کے بغیر غیر حاضر نہیں ہو سکتا۔ لہذا میں اس اعلان کے ذریعہ آپ کو اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ آپ دوران اجتماع میں گھریلو ضروریات کے لئے ضروری انتظامات ابھی سے کر لیں۔ تا کہ آپ کی غیر حاضری میں آپ کے گھر والوں کو تکلیف نہ ہو۔ مثلاً بازار سے روزانہ کا سودا سلف لانا۔ عام مریضوں کو دوائی وغیرہ لا کر دینا۔ گائے۔ بھینس کا دودھ دوہنا۔ مویشیوں کے لئے چارہ لانا۔ وغیرہ وغیرہ اس سلسلہ میں میں اپنے انصار بزرگوں سے بھی درخواست کرونگا کہ وہ ہمارے اجتماع کے دنوں میں اپنے خدام ہمسائیوں کے گھر والوں کا خیال رکھیں اور ان کاموں میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ تا کہ خدام پوری دلجمعی سے

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

(۲)

نام	کلاس	نمبر حاصل کردہ
...بارکہ پروین	ہفتم بی	۲۰
...یک اختر	ہفتم اے	۱۷
...جم النساء	〃	۱۷
...شری رشید	〃	۲۲
...صرہ نسرین	ہشتم سی	۱۹
...اجدہ	〃	۲۴
...شاہد معین	〃	۳۱
...یدہ اختر	〃 ڈی	۲۰
...یلہ بیگم	ہشتم	۲۱
...ری علم دین	〃 ڈی	۱۷
...سکینہ پروین	〃	۲۰
...شری تسنیم	〃	۲۹
...یمہ بشریٰ	نہم B	۳۳
...یمہ صدیق	〃 A	۴۰
...یر السلام	ہشتم B	۳۴
...نہ اللطیف	نہم A	۴۰
...لیم اختر	〃	۲۰
...صنیہ	ہشتم D	۲۰
...دہ ادیبہ خانم	〃 C	۲۶
...بجار ریحانہ	〃	۱۹
...نہ بیگم	〃	۳۲
[illegible]		۲۲
...رکہ بیگم		۲۴
چھوٹا گروپ ربوہ		
...البصیر	پنجم A	۸/۲۵
...نہ نسیم	〃	۸
...المتین	〃	۸
...شیدہ	〃	۸
...ن اختر	〃	۸
...المتین مسرت	〃	۱۶
...ہ نادرہ	〃	۱۳
...سری بیگم	ششم D	۱۵
...ظ عابدہ	ششم B	۸
...صدیقہ	〃	۹
...یم فرحت	〃	۸
...سری طاہرہ	〃	۸
...کہ شوکت	〃	۹
...نادر	〃	۱۱
...نیم فاطمہ	〃	۱۲
...ہ پروین	ششم A	۸
...سہ صدیقہ	〃	۸
...ر اختر	〃	۸
...ہ جمیلہ	〃	۱۲
...ہستاں	〃	۹
...شدہ حمید	ہفتم B	۱۰
...یقہ	〃	۱۱
...سہ صدیقہ	〃	۹
...جمیل	〃	۱۴

نام	کلاس	نمبر حاصل کردہ
امۃ الباسط	پنجم B	۱۰
امینہ خانم	〃	۱۲
قدسیہ راجہ	〃	۱۵
نعیمہ طاہرہ	ہفتم B	۱۴
نسیم بشریٰ	ششم C	۱۲
کمال بی بی	〃 B	۱۱
بشریٰ پروین	〃	۹
صادقہ پروین	ششم B	۱۲
طاہرہ صدیقہ	〃	۹
امۃ النصیر ملک	〃	۹
صالحہ مبارکہ	〃	۸
افتخار		۷
بشریٰ پروین	〃	۱۰
حمیدہ اختر	〃	۸
شمیم خالدہ	〃 A	۱۳
امۃ القیوم	〃	۱۱
ذہیلہ حسن	〃	۹
امۃ المنان	〃	۱۳
بشریٰ	〃	۸
رخشندہ	〃	۱۰
بشیر اختر	〃	۱۳
عطیہ غلام رسول صاحب	〃	۱۴
صادقہ بیگم	〃	۱۱
سیدہ رحمت تنویر	〃	۱۲
امینہ بشریٰ	〃	۹
نعیمہ ناہید	〃	۱۰
جاوید بیگم	〃	۱۱
مریم صدیقہ	〃	۱۲
امۃ الحفیظ	ہفتم A	۸
بشریٰ نسرین	〃	۱۶
رشیدہ بیگم	〃	۸
امۃ الکریم	〃	۱۴
امۃ المنان	〃	۱۲
سیدہ شاہدہ	〃	۱۳
زبیدہ حمید	〃	۱۵
امۃ العزیز	〃	۱۶
...شدہ بیگم	〃	۱۱
نعیمہ سلطانہ	〃	۱۶
سیدہ امۃ الوہاب ساجدہ	〃	۱۳
کلثوم بیگم	〃	۸
زبیدہ بیگم	〃	۱۶
مبارکہ کلثوم	〃	۱۳
ریحانہ بشریٰ	〃	۱۵
امۃ الحمید	〃	۱۳
امۃ الرحیم مسرت	〃	۱۴
امۃ الحفیظ مسعودہ	〃	۱۴
امۃ الرشید طاہرہ	〃	۱

ضروری اطلاعات

۱- باقاعدہ کمیشن - اٹھائیسواں پی ایم اے لانگ کورس

شرائط پاکستانی عمر ۱/۱۰/۶۰ کو ۱۷ تا ۲۲ (تاریخ پیدائش مابین ۲/۴/۳۸ و ۱/۴/۴۳) (۲) انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج۔ انٹرویو۔ ابتدائی سیلیکشن بورڈ بمقام پشاور۔ راولپنڈی لاہور۔ کراچی بماہ نومبر ۶۰ء۔ تحریری امتحان: انگلش جنرل نالج و ریاضی۔ میڈیکل ٹیسٹ اسٹ و انٹرویو انٹر سروسز سیلیکشن بورڈ کوہاٹ۔ آخری انتخاب جی ایچ کیو۔ ٹریننگ پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول۔ مکمل درخواستیں ۳۱/۱۰/۶۰ تک بنام D.A. Directorate P.A. 3 (A) A.G's Branch, G.H.Q. Rawalpindi.

فارم دفتر بھرتی سے یا دفتر روزگار یا منظور شدہ کالج کے دفتر سے طلب ہو (پ ر ٹ ۴/۱۰).

۲- امریکن فیلڈ سروس انٹرنیشنل سکالرشپس ۶۱-۶۲ء

یک سالہ وظیفہ مالیت مطابق فیس و سفرخرچ بذمہ امیدوار (۱) کرایہ آمدورفت اندرون یو ایس اے (۲) ۱۵۰ ڈالر عام خرچ (۳) بارجاتی شرائط - انگریزی گفتگو کی اہلیت عمر ۱/۹/۶۱ کو ۱۶ تا ۱۸ درخواستیں مجوزہ فارم پر آنے کا ٹکٹ لفافہ بھیج کر بعد تکمیل ۱۵/۱۱ تک بنام سیکشن افسر وزارت تعلیم پاکستان گورنمنٹ کراچی (پ ر ٹ ۴/۱۰)

۳- آزاد کشمیر میں باقاعدہ کمیشن

ابتدائی انٹرویو سیلیکشن بورڈ - تحریری امتحان انگریزی جنرل نالج و ریاضی بمقام مظفر آباد، راولپنڈی، ڈھاکہ بماہ نومبر ۶۰ء کامیاب امیدواران کا ٹسٹ - انٹرویو سیلیکشن بورڈ - شرائط: انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج عمر ۲۰ تا ۲۳ بتاریخ ۱/۱۱/۶۰ - فارم درخواست و تفصیلات کے لئے بنام

Adm. Officer AKRF Center, Ojhari Camp Rawalpindi

آخری تاریخ برائے درخواست ۱/۱۱/۶۰ (پ ر ٹ ۲۵/۹/۶۰)

۴- ریسرچ فیلوشپس

اسامیاں ۱۸ مالیت ۳۰۰/- روپے ماہوار ہر ایک - یکسالہ - ڈیپارٹمنٹ جنرلزم - اکنامکس - سوشیالوجی - سوشل ورک - جغرافیہ - ہسٹری - سائیکالوجی - پولیٹیکل سائنس و اسلامیات - شرائط: سیکنڈ کلاس ایم اے - درخواستیں بنام ہیڈ آف یونیورسٹی ٹیچنگ ڈیپارٹمنٹ متعلقہ فارم دفتر یونیورسٹی سے (پ ر ٹ ۲/۱۰/۶۰)

۵- ٹریننگ بینکنگ

عرصہ ٹریننگ ایک سال - مراحل (۱) گزارہ ماہوار ۱۵۰/- (۲) ۱۷۵/- روپے ماہوار - رہائش پوسٹنگ مفت - شرائط: سیکنڈ کلاس گریجوایٹ - عمر ۱/۱/۶۰ کو ۲۰ تا ۳۰ - پراسپکٹس سٹیٹ بنک کی برانچوں سے - درخواستوں کی آخری تاریخ ۱۵/۱۰/۶۰

(پ ر ٹ ۱۵/۱۰/۶۰) (ناظر تعلیم - ربوہ)

مجلس اقتصادیات تعلیم الاسلام کالج کے عہدیداران

گذشتہ دنوں مجلس اقتصادیات تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ مندرجہ ذیل طلباء عہدہ داران منتخب ہوئے ہیں:

صدر :-	رفیق احمد	سال چہارم
نائب صدر :-	برکت اللہ	سال سوئم
سیکرٹری :-	عطاء المجیب راشد	سال دوئم
جائنٹ سیکرٹری	نسیم انوری	سال اول

(نگران اعلیٰ مجلس اقتصادیات)

وکلاء حضرات کیلئے نیک نمونہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد برائے وکلاء حضرات یہ ہے کہ وہ گذشتہ سال کی آمد سے سال رواں میں جس قدر زیادہ کمائیں وہ چندہ مساجد ممالک بیرون میں ادا کر دیں۔ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی بھی اسی صدقہ جاریہ کے لئے وقف کر دیں۔ اس سال وکلاء حضرات میں سے مکرم مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ یہ نمونہ قائم کرنے میں سبقت لے گئے ہیں۔ آپ نے اس مد میں ۱۲۸/- روپے ادا فرمائے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء دیگر وکلاء حضرات بھی اس طرف توجہ فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ صاحبہ ایک ہفتہ سے پیٹ درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفاء کامل عطا فرمائے۔ (محمد عمر بشیر احمد آف قصور حال جیونٹ)

(۲) میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا کرے۔ (ملک مظفر احمد راولپنڈی)

شمالی کاٹنگا میں بلوبا قبائل کی بغاوت بدستور جاری ہے

قبائلیوں نے کاٹن مل لوٹ لی — ہوائی اڈے پر حملہ

الزبتھ ول ۱۰؍ اکتوبر۔ شمالی کاٹنگا میں بلوبا قبائل کی بغاوت بدستور جاری ہے۔ یہ قبائل چامبے حکومت کے مخالف ہیں۔ حکومت کٹنگا کے ایک ترجمان کی اطلاع کے مطابق اقوام متحدہ کی فوج نے الزبتھ ول سے ایک سو اسی میل مغرب کی جانب واقع کابونامی ہوائی اڈے پر قبضہ کر لیا ہے۔

ترجمان نے بتایا کہ حال ہی میں اس ہوائی اڈے پر قبائل کے جو حملے ہوئے ہیں ان میں نو افراد گم ہو گئے ہیں۔ جن میں چار یورپین بھی شامل ہیں۔ گم ہونے والوں میں اس اڈے کا افریقی ناظم بھی شامل ہے۔ قبائلیوں نے ایک کاٹن مل لوٹ لی ہے۔ اس مل میں کام کرنے والے یورپی لوگ کابالو شہر کے ایک ہوٹل میں پناہ لے چکے ہیں۔ بلوبا قبائل نے مرکزی کاٹنگا کے بوکامو نامی ہوائی اڈے پر بھی حملہ کیا۔ جس کی وجہ سے پولیس کا ایک یورپی سارجنٹ اور دو کانسٹیبل ہلاک ہوئے۔

کل لیوپولڈ ول پولیس نے بغاوت کر کے بیس کے قریب سینئر افسروں کو گرفتار کر لیا تھا یہ افسر قریباً ۲ گھنٹے تک حراست میں رہے اس کے بعد متعلقہ افسروں سے بات چیت شروع ہو گئی۔ جس کی وجہ سے بغاوت کا خاتمہ ہو گیا۔ اور صورت حال کی اصلاح ہو گئی۔ پولیس نے دراصل اس لئے بغاوت کی تھی کہ اس سے جس تنخواہ کا وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ اسے نہیں دی گئی۔ اطلاع ملی ہے کہ اب پولیس سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اس کی تنخواہ میں نو سٹرلنگ ماہوار کے حساب سے اضافہ کر دیا جائے گا۔

ضابطہ فوجداری میں ترمیم

لاہور ۱۰؍ اکتوبر۔ مسٹر محمد ابراہیم وزیر قانون نے کراچی سے لاہور پہنچ کر بتایا کہ ضابطہ فوجداری میں ضروری تبدیلیاں کرنے کے لئے ایک آرڈیننس نافذ کیا جائے گا۔ آپ نے کہا ضابطہ دیوانی میں بھی کچھ ترمیمیں کی جائیں گی آپ نے کہا حکومت فرانسیسی طرز کی انتظامی عدالتیں قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے اگر ضرورت پڑی تو یہ تجویز کابینہ میں بغرض منظوری پیش کر دی جائے گی۔ آپ نے کہا یہ تبدیلیاں قانون کمیشن کی سفارشات کے مطابق کی جا رہی ہیں۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا حکومت قانون کمیشن کی سفارشات پر درجہ بدرجہ عمل کرے گی۔

پاکستان مشرق کا قائد بن سکتا ہے

کراچی ۱۰؍ اکتوبر۔ بھارت میں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر …… کے بروہی کل نئی دہلی واپس چلے گئے۔ انہوں نے کل رات کراچی کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہمارے عوام ایک بار کارگزاری کی واضح حد متعین کر لیں تو وہ پاکستان کو مشرق کا ایک قائد بنا سکتے ہیں۔ مسٹر بروہی نے کہا پاکستانیوں کے خلاف یہ عام شکایت ہے کہ ان کے سامنے کام کی کوئی مقررہ حد نہیں ہے۔ لیکن میری رائے یہ ہے کہ اگر وہ کوئی ایسی حد مقرر کر لیں تو وہ اپنی عظمت کی انتہائی بلندیوں تک پہنچ سکتے ہیں۔

سلطان زنجبار وفات پا گئے

دارالسلام ۱۰؍ اکتوبر۔ سید عبداللہ بن خلیفہ سلطان زنجبار کل صبح اپنے محل واقعہ دارالسلام میں اچانک وفات پا گئے۔ ان کی عمر اسی سال تھی زنجبار ۱۸۹۰ء سے برطانیہ کے زیر حمایت ہے۔ اس کی حکومت ایک برطانوی گورنر کے ہاتھ میں ہے۔ جو ایگزیکٹو کونسل اور لیجسلیٹو کونسل میں صدارت کے فرائض سر انجام دیتا ہے۔ سلطان پریوی کونسل میں صدارت کے فرائض انجام دیتا ہے۔

سنگ مین ری کی حکومت اور قومی اسمبلی پر اس بنا پر شدید نکتہ چینی کی ہے کہ وہ سابق صدر ری کے معتمدوں سے نپٹنے کے لئے ایک خاص قانون بنانے میں ناکام رہی ہے۔

جنوبی کوریا میں پھر فساد کا خطرہ

سیئول ۱۰؍ اکتوبر۔ کل سیول کی ساری پولیس کو مسلح کر دیا گیا۔ اور اپریل کے انقلاب کے بعد وہ پہلی مرتبہ انقلابوں اور گولہ بارود سے مسلح ہوئی ہے۔ پولیس کے قریباً پانچ سو جوان کمک کے طور پر قریبی صوبوں سے سیول پہنچ گئے ہیں اور تین سو جوانوں کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ اقدامات ان افواہوں کی بنا پر کئے گئے ہیں کہ سیول کی ڈسٹرکٹ کورٹ نے انقلاب کے دوران میں طلباء کے قتل کے الزام میں ری حکومت کے افسروں کو حیرت انگیز طور پر ہلکی سزائیں دی ہیں۔ جن کے خلاف بازاروں میں زبردست مظاہروں کی توقع ہے۔ جن تین ججوں نے اس مقدمے کی سماعت کی وہ عوامی حملوں کے ڈر سے اپنے گھروں سے بھاگ گئے ہیں۔

کل شام سیول میں صرف ایک معمولی سا مظاہرہ ہوا۔ لیکن مقامی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ مسان کے جنوب میں واقع ملاقے میں ایک ہزار افراد نے ساری رات مظاہرے کئے۔

دریں اثنا جنوبی کوریا کے اخبارات

"آزاد الجزائری حکومت کو تسلیم کر لیا جائے" ○ عراقی وزیر اعظم کی اپیل

"الجزائری راہنماؤں سے بات چیت کی جائے" — حکومت فرانس کو ریڈیکل پارٹی کا مشورہ

بغداد ۱۰؍ اکتوبر۔ جنرل عبدالکریم قاسم وزیر اعظم عراق نے طلبہ کی بین الاقوامی یونین کی چھٹی کانگرس میں تقریر کرتے ہوئے کہا میں نے تمام دوست ملکوں بالخصوص سارے عرب ملکوں سے اپیل کی ہے کہ وہ الجزائر کی عارضی حکومت کو تسلیم کر لیں، آپ نے کہا چین اور روس اسے تسلیم کر چکے ہیں، دوسرے ملکوں کو بھی اسے جلد تسلیم کر لینا چاہیئے۔

آپ نے اقوام متحدہ پر زور دیا کہ وہ کمزور قوموں کے حقوق کی حفاظت کی جانب خاص توجہ مبذول کرے، آپ نے کہا اقوام متحدہ کو الجزائر کا جھگڑا چکا کر ان غلطیوں کی تلافی کرنی چاہیئے جو فلسطین میں کی گئی ہیں۔

دریں اثنا فرانس کی ریڈیکل پارٹی نے حکومت پر زور دیا ہے کہ الجزائر میں جنگ بند کرنے کیلئے الجزائری لیڈروں سے از سر نو بات چیت شروع کرنی چاہیئے۔ پارٹی کا دو روزہ اجلاس کل پیرس میں ختم ہو گیا۔ اس اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے الجزائر کے حق خود ارادیت کی پھر حمایت کی گئی ہے اور حکومت فرانس پر زور دیا گیا ہے کہ وہ عوام کے اس حق کا احترام کر کے امن قائم کرنے کی کوشش کرے۔ اجلاس میں فرانس کے ایک سابق وزیر اعظم موسیو گیلارڈ نے اپنی تقریر میں کہا اب وہ وقت آ گیا ہے کہ الجزائر کا مسئلہ قطعی طور پر حل کر دیا جائے اس سلسلے میں جتنی بھی جلد بات چیت شروع کی جائے اتنی ہی اچھی ہو گی، آپ نے کہا عوام کو حکومت پر کوئی اعتماد نہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ انہیں یہ معلوم نہیں کہ حکومت عوام کو کس راستے پر گامزن کرنا چاہتی ہے۔

پچیس ہزار کے مسروقہ ہیرے برآمد ہوئے

بمبئی ۹؍ اکتوبر۔ بمبئی سی۔ آئی۔ ڈی نے کل سات افراد کو پچیس ہزار روپے کی مالیت کے مسروقہ ہیرے اپنے قبضے میں رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا۔ گنٹا کل سے مدراس ایکسپریس میں آنیوالے دو افراد کے قبضے سے انیس ہیرے برآمد کئے گئے۔ انہوں نے وکٹوریہ ٹرمینس میں جو ٹیکسی کرائے پر لی تھی اس میں سے ایک صندوقچہ برآمد ہوا جس میں سے اسی طرح کے پندرہ ہیرے برآمد کئے گئے۔ پولیس نے بتایا گرفتار شدگان میں سے چار افراد دوسرے آدمیوں کو لینے کیلئے ریلوے سٹیشن پر گئے تھے۔

یونین عدالتیں صرف مصالحتی نوعیت کی ہونی چاہئیں

مشرقی پاکستان کی ترقیاتی کونسل کی قرارداد

ڈھاکہ ۱۱ اکتوبر۔ مشرقی پاکستان کی ترقیاتی کونسل نے اتفاق رائے سے اس مفہوم کی قرارداد منظور کی ہے کہ یونین عدالتیں صرف مصالحتی نوعیت کی ہونی چاہئیں۔ یہ قرارداد لوکل سیلف گورنمنٹ کے نمائندوں نے پیش کی تھی

ڈھاکہ کے ڈویژنل کمشنر نے اس قرارداد کی پرزور حمایت کی۔ آپ نے کہا انصاف کا کام ماہروں پر چھوڑ دینا چاہئیے نہ کہ عطائیوں پر

. . . . آپ نے کہا اگر یونین کونسلیں عدلیہ کا کام سنبھال لیں تو ترقیات کا کام جس کے لئے وہ قائم کی گئی ہیں بالکل رک جائے گا۔ آپ نے کہا مصالحتی عدالتوں میں وکیلوں کی ضرورت پیش نہیں آنی چاہئیے۔ کیونکہ ان وکیلوں کی وجہ سے بہت سے شہری صحیح طریقے پر صفائی پیش نہیں کر سکیں گے۔

کوئٹہ میں آئین کمیشن کا کام ختم ہو گیا

کوئٹہ ۱۱ اکتوبر۔ آئین کمیشن نے کوئٹہ اور قلات کا دس روزہ دورہ ختم کر لیا ہے۔ کمیشن نے دس دن میں ۱۸۰ افراد کے بیانات سنے۔ ان میں وکیل و بنیادی جمہوریتوں کے ارکان زمیندار اور تاجر شامل ہیں۔ اس سے پیشتر کمیشن کراچی میں ایک سو اشخاص کے بیانات اور مشرقی پاکستان میں دو سو اشخاص کے بیانات قلم بند کر چکا ہے۔

میڈیکل ریفارمز کمیشن کی سفارشات کا اعلان

راولپنڈی ۱۱ اکتوبر۔ صحت و سماجی بہبود کے وزیر لیفٹیننٹ جنرل واجد علی برکی ۱۴ اکتوبر کو یہاں ایک پریس کانفرنس میں میڈیکل ریفارمز کمیشن کی ان سفارشات کا اعلان کریں گے۔ جن کی حکومت نے منظوری دی ہے۔ صدارتی کابینہ نے گذشتہ ہفتے کمیشن کی مختلف سفارشات کے بارے میں فیصلے کئے تھے۔

نیویارک ۱۱ اکتوبر۔ پنڈت نہرو نے کہا ہے میں یہ نہیں چاہتا کہ اقوام متحدہ کے منشور میں خواہ مخواہ ردوبدل کی جائے۔ البتہ میرا خیال ہے کہ اس میں (۴) تبدیلی ضرور ہونی چاہئیے جس کی وجہ سے ایشیا اور افریقہ کے مفادات کی حفاظت ہو سکے۔

پاکستان میں جاپان کی سرمایہ کاری

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ جاپان پاکستان میں کپڑے کی صنعت کے لئے تین لاکھ ۵۵ ہزار تکلوں اور تین ہزار کھڈیوں پر سرمایہ لگانے پر رضامند ہو گیا ہے۔ اس کا انکشاف مسٹر ایم۔ ایچ زبیری سیکرٹری محکمہ صنعت حکومت پاکستان نے پیر کو کیا۔

پی آئی اے کی سرگودھا سروس معطل

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ پی آئی اے نے کل سے اپنی سرگودھا سروس کو معطل کر دینے کا اعلان کیا ہے۔

ہم نے پھر اختیارات سنبھال لئے ہیں۔ "لومبا کا دعویٰ"

کرنل موبوتو نے لیوپولڈ ول میں فوج بھیج دی

لیوپولڈ ول ۱۱ اکتوبر۔ مسٹر لومبا پھر نمودار ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بازاروں میں گشت کی اور اعلان کیا کہ میں نے تیس دن کی رضاکارانہ علیحدگی کے بعد اقتدار حاصل کر لیا ہے۔

نامہ نگاروں کی اطلاع کے مطابق مسٹر لومبا کی اقامت گاہ پر ابھی تک اقوام متحدہ کے سپاہی پہرہ دے رہے ہیں۔ حالانکہ مسٹر لومبا کہہ چکے ہیں کہ انہیں حفاظت کی ضرورت نہیں مابعد کی اطلاع کے مطابق کانگو کی فوج کے کمانڈر انچیف کرنل موبوتو نے لیوپولڈ ول میں فوج کی خاصی جمعیت داخل کر دی ہے۔ کیونکہ شہر میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ مسٹر موبوتو نے بکتر بند فوج کا ایک دستہ پارلیمنٹ کی عمارت کے چاروں طرف متعین کر دیا ہے۔ جہاں آج مسٹر لومبا کی ہدایت کے مطابق پارلیمنٹ کا خاص اجلاس منعقد ہونیوالا تھا۔ اطلاع ملی ہے کہ کرنل موبوتو کے امتناعی حکم کے باوجود پارلیمنٹ کے چند ارکان پہنچ گئے تھے۔ لیکن وہ بکتر بند فوج کو دیکھ کر واپس چلے گئے۔

تلاشِ گمشدہ

میرا لڑکا بشارت احمد عمر اندازاً نو سال تین دن سے لاپتہ ہے۔ غالب خیال ہے کہ چناب ایکسپریس میں بیٹھ کر پشاور کی طرف کہیں چلا گیا ہے۔ لالہ موسیٰ۔ راولپنڈی اور پشاور وغیرہ کی جماعتوں سے اور خدام الاحمدیہ سے بالخصوص التماس ہے کہ اس کی تلاش میں ہر ممکن مدد اور کوشش فرمائیں۔ اور علم ہونے پر مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔

حلیہ یہ ہے:۔ رنگ گندمی۔ چہرہ کشادہ۔ چھوٹے چھوٹے بال۔ قد قریباً ساڑھے تین فٹ قمیص ہلکی خاکی سیاہی مائل چارخانہ۔ نالے والی نکر پہن رکھی ہے۔ بولنے اور سننے سے معذور ہے۔ البتہ ربوہ۔ برف اور بوتل وغیرہ کے الفاظ لکھ سکتا ہے۔

پتہ:۔ محمد عبد اللہ برف والا۔ معرفت شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ

کامیابی و اعانت الفضل

میری بچی عزیزہ بشریٰ پروین نے اسلامیہ کالج لاہور سے ایف اے کے امتحان میں اعلیٰ نمبروں پر کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے۔ اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین (محمد اعظم بٹالوی ابن حاجی محمد فاضل صاحب ۱۶/۵ وحدت کالونی لاہور)

نوٹ:۔ آپ نے مبلغ پانچ روپے اس کامیابی کی خوشی میں بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں جزاکم اللہ تعالیٰ (مینیجر الفضل)

درخواست دعا

خاکسار کے ماموں مکرم مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ٹھیکیدار بھیڑہ گوجرانوالہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت و درویشانِ قادیان سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

منظور احمد خان۔ ربوہ